إلى رسول الله صلى الله عليه وآله ثمّ إلينا .

٣ـ أحمدُ بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن عباد بن سليمان ، عن محمّد بن سليمان عن أبيه ، عن سدير قال : كنت أنا وأبو بصير ويحيى البزّاز وداود بن كثير في مجلس أبي عبدالله عليه السلام إذ خرج إلينا و هو مغضب ، فلمّا أخذ مجلسه قال : ياعجباً لأقوام يزعمون أنّا نعلم الغيب ، ما يعلم الغيب إلاّ الله عزّ وجلّ ، لقد هممت بضرب جاريتي فلانة ، فهربت منّي فما علمت في أيّ بيوت الدّارهي قال سدير : فلمّا أن قام من مجلسه و صار في منزله دخلت أنا و أبو بصير و ميسّر وقلنا له : جعلنا فداك سمعناك و أنت تقول كذا و كذا في أمر جاريتك ونحن نعلم أنّك تعلم علماً كثيراً ولاننسبك إلى علم الغيب قال : فقال : يا سدير : ألم تقرء القرآن ؟ قلت : بلى ، قال : فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله عزّ وجلّ : « قال الّذي عنده علم من الكتاب أنا آتيك به قبل أن يرتدّ إليك طرفك [1] » قال : قلت : جعلت فداك قد قرأته ، قال : فهل عرفت الرّجل؟وهل علمت ما كان عنده من علم الكتاب ؟ قال : قلت : أخبرني به؟قال : قدر قطرة من الماء في البحر الأخضر فمايكون ذلك من علم الكتاب؟! قال : قلت جعلت : فداك ماأقلّ هذا فقال : يا سدير : ما أكثر هذا ؛ أن ينسبه الله عزّ وجلّ [2] إلى العلم الّذي أُخبرك به يا سدير، فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله عزّ وجلّ أيضاً : « قل كفى بالله شهيداً بيني و بينكم و من عنده علم الكتاب [3] قال : قلت : قد قرأته جعلت فداك قال : أفمن عنده علم الكتاب كلّه أفهم أم من عنده علم الكتاب بعضه ؟ قلت : لا ، بل من عنده علم الكتاب كلّه ، قال : فأومأ بيده إلى صدره و قال : علم الكتاب و الله كلّه عندنا ، علم الكتاب والله كلّه عندنا .

٤ـ أحمدُ بن محمّد ، عن محمّد بن الحسن ، عن أحمد بن الحسن بن عليّ ، عن عمرو ابن سعيد ، عن مصدّق بن صدقة ، عن عمّار الساباطيّ قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن الإمام ؟ يعلم الغيب ؟ فقال : لا ولكن إذا أراد أن يعلم الشيء أعلمه الله ذلك .

(١) النمل : ٤٠ .

(٢) لعل هذا رد لما يفهم من كلام سدير من تحقير العلم الذى أوتى آصف (ع) بانه وان كان قليلا بالنسبة الى علم كل الكتاب فهو فى نفسه عظيم كثير لانتسابه الى علم الكتاب و فى بصائر الدرجات هكذا « ما اكثر هذا لمن لم ينسبه الله عزوجل ... الخ » . (آت) (٣) الرعد : ٤٣ .

١

الأصول من الكافي

تأليف

ثقة الإسلام أبي جعفر محمد بن يعقوب بن إسحاق

الكليني الرازي رحمه الله

المتوفى سنة ٣٢٨/٣٢٩ هـ

مع تعليقات نافعة ماخوذة من عدة شروح

صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري

الجزء الأول

الطبعة الرابعة

١٤٠١

بإياد دائرة المعارف الإسلامي

شماره ثبت ٨٦٠

تاريخ ١٢٤٢/٨/١٦

دار صعب دار التعارف

بيروت

مسكان عن سدير عن أبي جعفر ع قال لما لقي موسى العالم كلمه و ساءله نظر إلى خطاف يصفر و يرتفع في السماء و يتسفل في البحر فقال العالم لموسى أ تدري ما يقول هذا الخطاف؟ قال و ما يقول؟ قال يقول و رب السماء و رب

الأرض(ورب البحر) ما علمكما في علم ربكما إلا مثل ما أخذت بمنقاري من هذا البحر قال فقال أبو جعفر ع أما لو كنت عندهما لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما فيها علم.

سدیر نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب موسیٰ عالم سے ملے تو اس سے کلام کیا اور سوال وجواب کئے پس دیکھا کہ ایک پرندہ آواز نکال کر آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سمندر میں چلا جاتا ہے تو عالم نے موسیٰ علیہ اسلام سے کہا کیا تم جانتے ہو یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا کہہ رہا ہے؟۔عالم نے کہا: یہ کہہ رہا ہے قسم آسمان کے رب، زمین کے رب اور سمندر کے رب کی تمہارے علم کی تمہارے رب کے علم سے وہی نسبت ہے جو میری چونچ کے ساتھ لگے ہوئے پانی کی اس سمندر سے۔پھر امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میں ان دونوں کے پاس ہوتا تو ان دونوں سے ایک مسئلہ پوچھتا جس کا علم دونوں کے پاس نہ ہوتا۔

حديث ③ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا عند أبي عبد الله ع و نحن جماعة (في الحجر) فقال (و رب هذه البنية و رب هذه الكعبة) ثلاث مرات و لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما و لأنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سیف تمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک کمرے میں تھے کہ آپؑ نے فرمایا: اس عمارت کے رب کی قسم! اور اس کعبہ کے رب کی قسم!۔(راوی کہتا) یہ جملہ تین دفعہ کہا پھر فرمایا: اگر میں موسیٰ وخضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو ان دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ علم والا ہوں اور انہیں وہ باتیں بتاتا جو انہیں معلوم نہ ہوتیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن الحسين (بن سعيد) عن الحسين بن راشد

عن علی بن مهزیار عن الحسن بن سعید قال و حدثونی جمیعا عن بعض أصحابنا عن عبد الله بن حماد (عن سیف التمار) قال کنا مع أبی عبد الله ع (جماعة من اصحابنا) (فی الحجر) (فاقبل علینا) فقال علینا عین؟ فالتفتنا یمنة و یسرة و قلنا لیس علینا عین فقال و رب (هذه) الکعبة ثلاث مرات إن لو کنت بین موسی و الخضر لأخبرتهما أنی أعلم منهما و لأنبأتهما بما لیس فی أیدیهما.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے تو آپؑ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: یہاں کوئی جاسوس تو نہیں؟۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا: جاسوس تو کوئی نہیں۔ آپؑ نے تین دفعہ فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم!۔ (پھر فرمایا) اگر میں موسیٰ و خضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو اُنہیں بتاتا کہ میں اُن دونوں سے بڑا عالم ہوں اور میں اُنہیں وہ خبر دیتا جو اُن دونوں کے پاس نہیں۔

بصائر الدرجات (جلداول)

تالیف

ابوجعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

ہیں۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمر بن سعید المدائنی عن مصدق بن صدقة عن عمار الساباطی أو عن أبی عبیدة عن عمار الساباطی قال سألت أبا عبد الله ع عن الإمام أ یعلم الغیب قال لا و لکن إذا أراد أن یعلم الشیء علمه الله ذلك.

عمار ساباطی روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا: امامؑ غیب جانتے ہیں آپؑ نے فرمایا: نہیں! مگر جب کسی چیز کو جاننا چاہیں تو اللہ کے علم سے جان لیتے ہیں۔

حدیث ۵ حدثنا عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن عمرو بن سعید المدائنی عن أبی عبد الله ع قال إذا أراد الإمام أن یعلم شیئا علمه الله ذلك.

عمرو بن سعید المدائنی نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب امامؑ کوئی بات جاننا چاہے تو اللہ کے علم سے جان لیتا ہے۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ جو حدیث بیان کرتے ہیں اُس کے متعلق اُن پر دن بہ دن اور گھڑی گھڑی القاء کیا جاتا ہے

حدیث ① حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن شعيب عن ضريس عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إنما العلم ما حدث بالليل و النهار يوم بيوم و ساعة بساعة.

ضریس سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا: علم وہ ہوتا ہے جو صبح، شام اور دن بہ دن اور گھڑی گھڑی حدوث کرتا ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن ضريس قال كنت مع أبي بصير عند أبي جعفر ع فقال له أبو بصير بما يعلم عالمكم جعلت فداك قال يا أبا محمد إن عالمنا لا يعلم الغيب و لو وكل الله عالمنا إلى نفسه كان كبعضكم و لكن يحدث إليه ساعة بعد ساعة.

ضریس روایت کرتے ہیں کہ میں ابوبصیر کے ساتھ امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو ابوبصیر نے امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کا عالم کس طرح کسی چیز کو جان لیتا ہے تو آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! ہمارا عالم غیب نہیں جانتا اگر اللہ تعالیٰ ہمارے کسی عالم کو اُس کے سپرد کر دے تو وہ تمہاری طرح کا عام انسان بن جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو گھڑی گھڑی بتاتا رہتا ہے۔

حديث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن (محمد بن سليمان عن ابيه عن سدير) قال كنت أنا و أبو بصير و ميسر و يحيى البزاز و داود الرقي في مجلس أبي عبد الله ع إذ خرج إلينا و هو مغضب فلما أخذ مجلسه قال يا عجبا لأقوام يزعمون أنا نعلم الغيب و ما يعلم (الغيب) إلا الله لقد هممت بضرب خادمتي فلانة فذهبت عني فما عرفتها في أي (البيوت من الدار) هي فلما أن قام من مجلسه و صار في منزله دخلت أنا و أبو بصير و ميسر على أبي عبد الله ع فقلنا له جعلنا فداك سمعناك تقول كذا و كذا في أمر خادمتك و نحن نعلم أنك تعلم علما كثيرا إلى علم الغيب قال فقال يا سدير ما تقرأ القرآن؟ قال قلت قرأناه جعلت فداك قال فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله (قالَ

الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ؟) قال قلت جعلت فداك قد قرأته قال فهل عرفت الرجل و علمت ما كان عنده من علم الكتاب؟ قال قلت فأخبرني (حتى أعلم) قال قدر قطرة من المطر الجود في البحر الأخضر ما يكون ذلك من علم الكتاب؟ قال قلت جعلت فداك ما أقل هذا قال يا سدير ما أكثره إن لم ينسبه إلى العلم الذي أخبرك (به) يا سدير فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله (قُلْ كَفى بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) كله؟ قال و أومأ بيده إلى صدره فقال علم الكتاب كله و الله عندنا ثلاثا.

سدیر نے بیان کیا کہ میں، ابوبصیر، میسر، یحییٰ بزاز اور داؤد رقی امام ابوعبداللہ کی مجلس میں موجود تھے کہ آپؑ ہمارے پاس آئے جبکہ آپؑ غضبناک حالت میں تھے جب بیٹھنے لگے تو فرمایا: ان لوگوں کے لیے تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم علمِ غیب جانتے ہیں حالانکہ علمِ غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔(پھر فرمایا) میں نے ابھی ابھی اپنی ایک کنیز کو (اُس کی کسی غلطی پر) ڈانٹا تو وہ گھر کے کسی کمرے میں چلی گئی مگر مجھے نہیں معلوم وہ کون سے کمرے میں چھپ گئی ہے۔(سدیر کہتے ہیں) جب مجلس برخاست ہوئی اور سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے تو میں، میسر اور ابوبصیر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے۔ میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کو کنیز کے معاملے پر ایسا ایسا کہتے سنا جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام علمِ کثیر رکھتے ہیں جو علمِ غیب کی طرف منسوب ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں پڑھا ہے۔ فرمایا: پس کیا تم نے یہ نہیں پڑھا: ﴿قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ﴾ ''جس کے پاس کتاب کا کچھ تھوڑا علم

تھا اُس نے کہا کہ میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں پیشتر اس کے کہ تیری نگاہ تیری طرف پھر آئے"۔ (نمل۔۴۰) (سدیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے یہ پڑھا ہے۔فرمایا: تم نے اس آدمی کو پہچان لیا اور جو کچھ اس کے پاس کتاب سے علم تھا وہ بھی معلوم کرلیا۔ میں نے عرض کیا مجھے آپؑ بتائیں یہاں تک کہ میں جان لوں؟۔فرمایا: بارش کے ایک قطرے کی بحر اخضر سے کیا نسبت ہوسکتی ہے اور اس علم کی علم الکتاب سے کیا نسبت ہوگی۔میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اس سے کم کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! اس کا اکثر اگرچہ علم کی طرف منسوب نہیں ہے جس کی میں تجھے خبر دیتا ہوں۔اے سدیر تو نے یہ بھی پڑھا ہے ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ "(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے"۔ (رعد۔۴۳) اس سے کُل علم مراد ہے اللہ کی قسم! یہ ہمارے پاس ہے تین دفعہ کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن القاسم بن سليمان عن جابر قال قال أبو جعفر ع في هذه الآية (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال هو علي بن أبي طالب ع.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا: ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ "(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے"۔ (رعد۔۴۳) اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

بصائر الدرجات (جلددوم)

تالیف

ابوجعفر محمدبن حسن بن فروخ الصفار

متوفی (۲۹۰ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

٥١٥ ـ أحمدبن علي القمي السلولي، قال : حدثني أحمد بن محمد بن عيسى عن صفوان، عن عنبسة بن مصعب ، قال ، قال لي أبو عبدالله عليه السلام: أي شيء سمعت من أبي الخطاب ؟ قال: سمعته يقول: انك وضعت على صدره وقلت له عه ولاتنس ! وانك تعلم الغيب ، وانك قلت له : هو عيبة علمنا ، وموضع سرنا ، امين على أحيائنا وأمواتنا .

والاصول البرهانية ، تقريره .

ان القول بالتناسخ انما يستتب لوقيل بأزلية النفس المدبرة للاجساد المختلفة المتعاقبة على التناقل والتناسخ ، وبلا تناهي تلك الاجساد المتناسخة بالعدد في جهة الازل ، كما هو المشهور من مذهب الذاهبين اليه ، والبراهين الناهضة على استحالة اللانهاية العددية بالفعل مع تحقق الترتب ، والاجتماع في الوجود قائمة هناك بالقسط بحسب متن الواقع المعبرعنه بوعاء الزمان ، أعني الدهر وان لم يتصحح الا الحصول التعاقبي بحسب ظرف السيلان والتدريج والفوت واللحوق ، أعني الزمان .

وقد استبان ذلك في الافق المبين ، والصراط المستقيم ، وتقويم الايمان ، وقبسات حق اليقين ، وغيرها من كتبنا وصحفنا .

فاذن لامحيص لسلسلة الاجساد المترتبة من مبدء متعين هو الجسد الاول في جهة الازل، يستحق باستعداده المزاجي أن يتعلق به نفس مجرده تعلق التدبير والتصرف فيكون ذلك مناط حدوث فيضانها عن جود المفيض الفياض الحق جل سلطانه .

واذا انكشف ذلك فقدانصرح أن كل جسد هيولاني بخصوصية مزاجه الجسماني واستحقاقه الاستعدادي يكون مستحقاً لجوهر مجرد بخصوصه يدبره ويتعلق به ويتصرف فيه ويتسلطن عليه فليتثبت .

قوله : عه

الاظهر أن تكون الهاء هنا ضميراً عايداً الى مايلقى اليه كما في « وتعيها اذن

قال : لاوالله مامس شيء من جسدي جسده الايده ، وأما قوله اني قلت اعلم الغيب : فوالله الذي لااله الاهو ما أعلم الغيب ، ولا آجرني الله في أمواتي ، ولا بارك لي في احيائي ان كنت قلت له ، قال : وقدامه جويرية سوداء تدرج .

واعية »[1] لاهاء السكت .

قال : لاوالله مامس شيء من جسدي جسده الايده ، وأما قوله اني قلت اعلم الغيب : فوالله الذي لااله الاهو ما أعلم الغيب ، ولا آجرني الله في أمواتي ، ولا بارك لي في احيائي ان كنت قلت له ، قال : وقدامه جويرية سوداء تدرج .

واعية »[1] لاهاء السكت .

قوله (ع) : ولا آجرني الله في أمواتي

من باب نصر أي لاأعطاني في أمواتي أجراً .

في الاساس : آجرك الله على مافعلت وأنت مأجور عليه ، ومنه قوله تعالى «على أن تأجرني ثماني حجج [2] » أي تجعلها أجري في التزويج ، يريد المهر من قوله تعالى « وآتوهن أجورهن »[3] كأنه قال : على أن تمهرني عمل هذه المدة ، وآجر فلان ولده اذا ماتوا وكانوا له أجراً [4] .

وفي المغرب : أجره اذا أعطاه أجرته من باب طلب وضرب ، فهو آجر ، وذلك مأجور .

وقال الراغب في المفردات : يقال : آجر زيد عمراً يأجره أجراً أعطاه الشيء بأجرة ، وآجر عمرو زيداً أعطاه الاجرة ، وآجر كذلك ، والفرق بينهما أن أجرته يقال اذااعتبر فعل أحدهما ، وأجرته اذا اعتبر فعلاهماوكلاهما يرجعان الى معنى [5] .

قوله : وجويرية سوداء تدرج

أي تمشي قال في أساس البلاغة : درج الشيخ والصبي درجاناً ، وهومشيهما[6].

١) سورة الحاقة : ١٢
٢) سورة القصص : ٢٧
٣) سورة النساء : ٢٥
٤) أساس البلاغة : ١٢
٥) مفردات الراغب : ١١
٦) أساس البلاغة : ١٨٥

قال : لقد كان مني الى أم هذه ، أوالى هذه كخطة القلم فأتتني هذه ، فلو كنت أعلم الغيب ما كانت تأتيني .

ولقد قاسمت مع عبدالله بن الحسن حائطا بيني وبينه، فأصابه السهل والشرب واصابني الجبل ، فلو كنت أعلم الغيب لاصابني السهل والشرب وأصابه الجبل .

وأما قوله أني قلت له هو عيبة علمنا ، وموضع سرنا ، أمين على أحيائنا وأمواتنا : فلا آجرني الله في امواتي ولا بارك لى في احيائي ان كنت قلت له شيئاً من هذا ، قط .

٤

اختيار معرفة الرجال

المعروف برجال الكشي

تصحيح وتعليق

المعلم الثالث ميرزا محمد الأسترابادي

تحقيق

السيد مهدي الرجائي

مؤسسة آل البيت عليهم السلام
لإحياء التراث

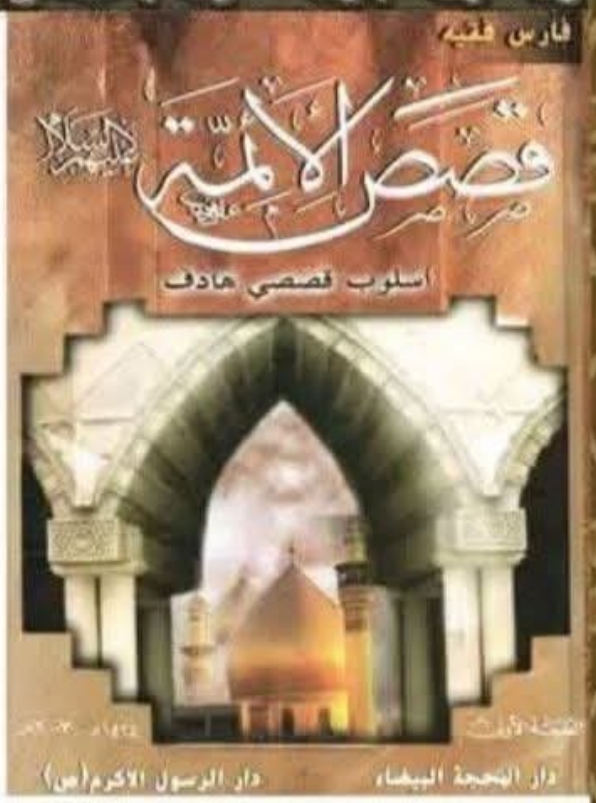

الائمة يعلمونَ الغيبُ عندَ الشيعةِ الرافضةِ لكنها التقيةُ والخوفُ منْ المخالفينَ

اقول: لعلّ ثمّة أحد من المخالفين حاضر في المجلس الاول الذي خرج عليهم الامام أبو عبد الله الصادق(ع) بحالة الغضب فأتقى منهم تقية، وأما في المجلس الثاني، الّذي خلا فيه الامام مع أصحابه المخلصين، فأخبرهم بالحقيقة بأن الله عز وجل قد وهب الأئمة(ع) علم الغيب كما وهب آصف بن برخيا من قبل في حين أن علم آصف الى علمهم قدر قطرة من البحر.

ولاية الفقيه

قال عمر بن حنظلة: سألت أبا عبد الله الصادق (ع) عن رجلين من أصحابنا، بينهما منازعة في دَيْنٍ أو ميراث، فتحاكما إلى السلطان، وإلى القضاة - الّذين نصبهم أئمة الجور - أيحل ذلك؟

قال(ع): مَن تحاكم إليهم في حقّ أو باطل فإنما يتحاكم إلى الطاغوت، وما يحكم له فإنما يأخذ شحتاً، وإن كان حقاً ثابتاً له، لأنه أخذه بحكم الطاغوت وقد أمر الله أن يكفر به، قال الله تعالى: ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ﴾(٢).

قلت : فكيف يصنعان - هذان المتنازعان -؟

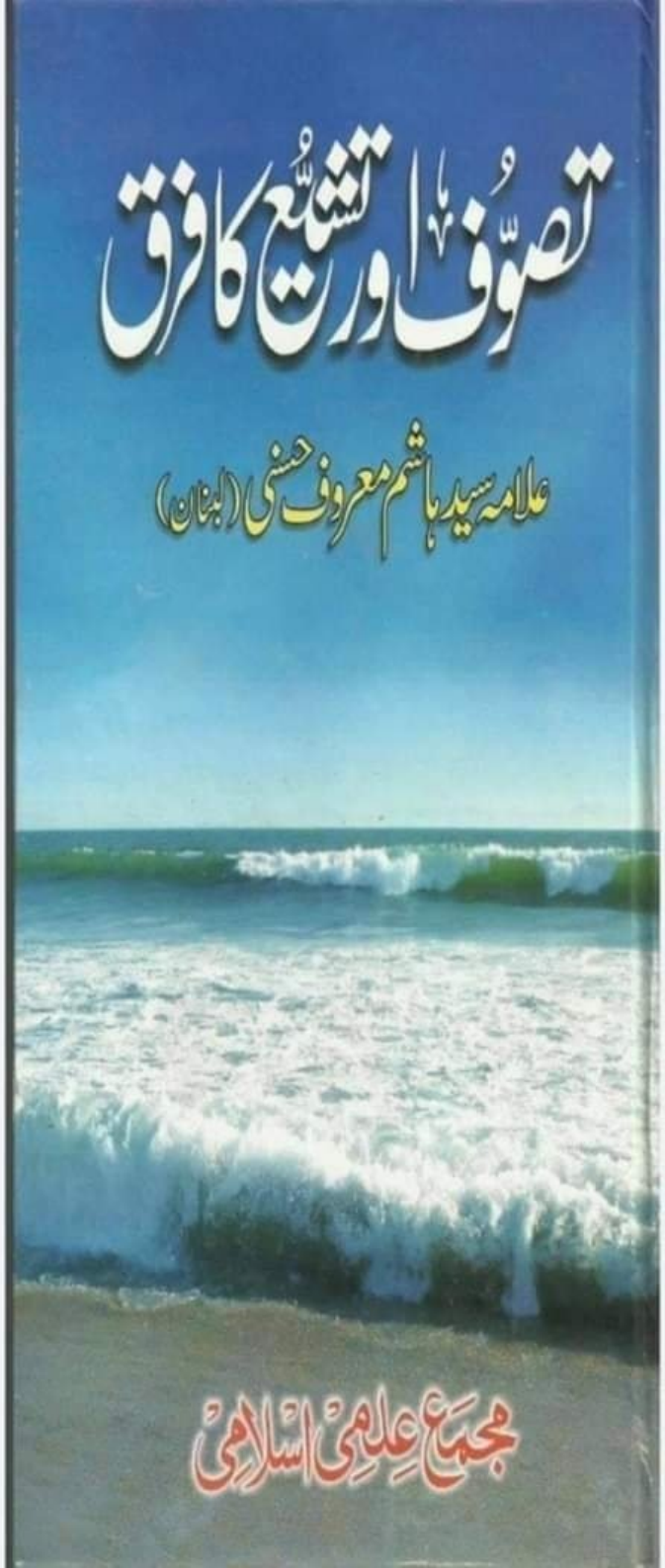

تک نہیں تھا۔ یہ شعبدہ باز قسم کے لوگ تھے اور حلول کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یہ افراد دین و شریعت کے منکر تھے اور شیعیت کے بدترین دشمن تھے۔ ہماری نظر میں یہ لوگ مسلمان ہی نہیں تھے شیعہ سنی ہونا تو دور کی بات ہے۔ ہاں ڈاکٹر شیبی کو ان کے اسلام پر اصرار ہے تو پھر انھیں تسنن کا فرد ضرور سمجھیں انھیں تشیع میں داخل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ائمہ اہلبیت علیہم السلام نے جب یہ دیکھا کہ کچھ لوگوں نے ان کی صفوں میں داخل ہوکر ایسی روایات وضع کی ہیں جو اسلام کے عقائد و اصول سے متصادم ہیں تو انھوں نے کھلے عام ان لوگوں اور ان کی روایات سے اپنی بیزاری کا اعلان کیا اور کئی بار فرمایا:

"ھمارا بدترین دشمن بھی ھمیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا وہ لوگ پہنچا رہے ہیں جو ہمارے متعلق وہ باتیں کہتے ہیں جو ہم نے نہیں کہیں۔"

ائمہ طاہرین علیہم السلام ہر موقع پر اپنے اصحاب کو یہ نصیحت کرتے تھے کہ وہ ہر راوی کی روایت قبول نہ کریں۔ وہ ان سے مروی روایت کو اس وقت قبول کریں جب وہ قرآن و سنت کے موافق ہو۔

امام نے اپنے ایک صحابی ابوبصیر سے فرمایا تھا:

''میں اس شخص سے بیزار ہوں جو ہماری ربوبیت اور نبوت کا عقیدہ رکھے۔''

ابوبصیر نے فوراً کہا کہ مولا! میں بھی ان سے بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔

پھر آپ نے فرمایا: جو یہ کہے کہ ہم انبیاء ہیں اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

عیسیٰ بن منصور راوی ہیں کہ جب امام جعفر صادقؑ کو ابو الخطاب محمد بن ابی زینب اسدی کی گفتگو کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا: خدا! ابو الخطاب پر لعنت کرے۔ اس نے مجھے قیام وقعود اور بستر پر خوف زدہ کیا ہے۔ پروردگار! اسے آتش و آہن کا مزہ چکھا۔

عنیسہ بن مصعب کہتے ہیں کہ امام صادقؑ نے مجھ سے پوچھا تم نے ابو الخطاب سے کیا سنا تھا؟

عنیسہ نے کہا: وہ کہہ رہا تھا کہ آپ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اس سے یہ کہا:

''اسے یاد رکھنا اور مت بھولنا اور آپ نے اپنے متعلق اس سے کہا کہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور تو ہمارے علم کا مخزن ہے اور ہمارے راز کا مقام ہے اور تو ہمارے زندہ اور مردہ افراد کا امین ہے۔''

یہ سنا تو امام اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''خدا کی قسم! میرا جسم اس کے جسم سے مس نہیں ہوا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں غیب کا علم نہیں رکھتا اور میں نے اس سے اس طرح کی کوئی بات نہیں کہی۔ اگر میں نے اس سے اس طرح کی کوئی بات کہی ہو تو خدا زندہ افراد میں میرے لیے کوئی خیر و برکت قرار نہ دے اور نہ ہی مردہ افراد میں میرے لیے کوئی خیر و برکت قرار دے۔''

ایک مرتبہ مفضل بن یزید نے ابو الخطاب اور اس کے پیروؤں کا امام جعفر صادقؑ کے سامنے تذکرہ کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا:

''مفضل! ان کے ساتھ میل جول نہ رکھو، ان کے ساتھ کھانا مت کھاؤ، ان سے مصافحہ نہ کرو

حُقُوقٍ لَمْ أَفْرُغْ مِنْ أَدَائِهَا[1] ، وَفَرَائِضَ لَا بُدَّ مِنْ إِمْضَائِهَا ، فَلَا تُكَلِّمُونِي بِمَا تُكَلَّمُ بِهِ ٱلْجَبَابِرَةُ ، وَلَا تَتَحَفَّظُوا مِنِّي بِمَا يُتَحَفَّظُ بِهِ عِنْدَ أَهْلِ ٱلْبَادِرَةِ ، وَلَا تُخَالِطُونِي بِٱلْمُصَانَعَةِ ، وَلَا تَظُنُّوا بِيَ ٱسْتِثْقَالاً فِي حَقٍّ قِيلَ لِي ، وَلَا ٱلْتِمَاسَ إِعْظَامٍ لِنَفْسِي ؛ فَإِنَّهُ مَنِ ٱسْتَثْقَلَ ٱلْحَقَّ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَوِ ٱلْعَدْلَ أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْهِ كَانَ ٱلْعَمَلُ بِهِمَا أَثْقَلَ عَلَيْهِ ، فَلَا تَكُفُّوا عَنْ مَقَالَةٍ بِحَقٍّ ، أَوْ مَشْوَرَةٍ بِعَدْلٍ ، فَإِنِّي لَسْتُ فِي نَفْسِي بِفَوْقِ أَنْ أُخْطِئَ ، وَلَا آمَنُ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِي إِلَّا أَنْ يَكْفِيَ ٱللّٰهُ مِنْ نَفْسِي مَا هُوَ أَمْلَكُ بِهِ مِنِّي ، فَإِنَّمَا أَنَا وَأَنْتُمْ عَبِيدٌ مَمْلُوكُونَ لِرَبٍّ لَا رَبَّ غَيْرُهُ : يَمْلِكُ مِنَّا مَا لَا نَمْلِكُ مِنْ أَنْفُسِنَا ، وَأَخْرَجَنَا مِمَّا كُنَّا فِيهِ إِلَىٰ مَا صَلَحْنَا عَلَيْهِ ، فَأَبْدَلَنَا بَعْدَ الضَّلَالَةِ بِٱلْهُدَىٰ ، وَأَعْطَانَا ٱلْبَصِيرَةَ بَعْدَ ٱلْعَمَىٰ .

٢١٥ ومن كلام له عليه السلام

أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَعْدِيكَ عَلَىٰ قُرَيْشٍ وَمَنْ أَعَانَهُمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَطَعُوا رَحِمِي وَأَكْفَأُوا إِنَائِي ، وَأَجْمَعُوا عَلَىٰ مُنَازَعَتِي حَقّاً كُنْتُ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ غَيْرِي ، وَقَالُوا أَلَا إِنَّ فِي ٱلْحَقِّ أَنْ تَأْخُذَهُ وَفِي ٱلْحَقِّ

(١) « لإخراجي » متعلق بتثنوا . والتقية : الخوف ، والمراد لازمه ، وهو العقاب . من متعلق باخراجي ، أي : إذا أخرجت نفسي من عقاب الله في حق من الحقوق أو قضاء فريضة من الفرائض فلا تثنوا على ذلك ، فإنما وقيت نفسي ، وعملت لسعادتي ، على أني ما أديت الواجب عليّ في ذلك ، وما أجزل هذا القول وأجمعه .

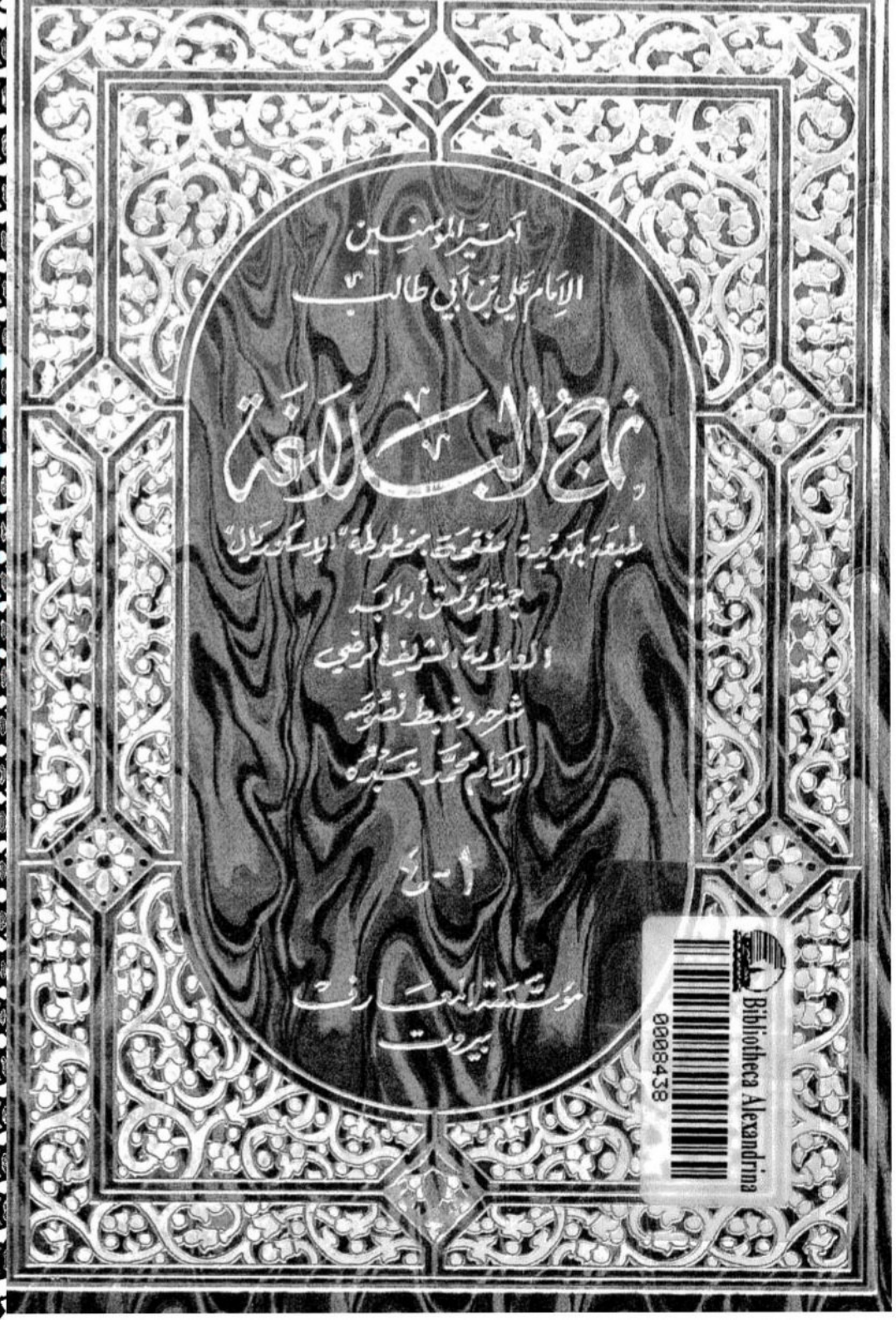

شیعی طین کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ کرام علم غیب کے مالک تھے۔ لیکن ملاحظہ کریں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود کیا فرماتے ہیں

المكتبة الشيعية
Shia Online Library

الكتب المجموعات المؤلفون المعلقات الناشرون مفاتيح البحث البحث بحث Google

نهج البلاغة - خطب الإمام علي (ع) - ج ٢ - الصفحة ٢٠١

أن يقال ذلك لتركته انحطاطا لله سبحانه عن تناول ما هو أحق به من العظمة والكبرياء. وربما استحلى الناس الثناء بعد البلاء (1). فلا تثنوا علي بجميل ثناء لإخراجي نفسي إلى الله وإليكم من التقية في حقوق لم أفرغ من أدائها (2)، وفرائض لا بد من إمضائها، فلا تكلموني بما تكلم به الجبابرة (3)، ولا تتحفظوا مني بما يتحفظ به عند أهل البادرة. ولا تخالطوني بالمصانعة. ولا تظنوا بي

يقال له أو العدل أن يعرض عليه كان العمل بهما أثقل عليه. فلا تكفوا عن مقالة بحق أو مشورة بعدل، فإني لست في نفسي بفوق أن أخطئ، ولا آمن ذلك من فعلي إلا أن يكفي الله من نفسي ما هو أملك به مني (4). فإنما أنا وأنتم عبيد مملوكون لرب لا رب غيره.

الاطراء اي المبالغة في الثناء عليه فإن حق الثناء لله وحده فهو رب العظمة والكبرياء (1) البلاء: إجهاد النفس في إحسان العمل (2) لإخراجي متعلق بتثنوا. والتقية:

الخوف والمراد لازمه وهو العقاب ومن متعلق بإخراجي أي إذا أخرجت نفسي من عقاب الله في حق من الحقوق أو قضاء فريضة من الفرائض فلا تثنوا علي لذلك فإنما وقيت نفسي وعملت لسعادتي على أني ما أديت الواجب على في ذلك، وما أجزل هذا القول وأجمعه (3) ينهاهم عن مخاطبتهم له بألقاب العظمة كما يلقبون الجبابرة وعن التحفظ منه بالتزام الذلة والموافقة على الرأي صوابا أو خطأ كما يفعل مع أهل البادرة أي الغضب.

وصانعه إذا أتى ما يرضيه وإن كان غير راض عنه. والمصانعة المداراة (4) يقول لا آمن

(٢٠١)

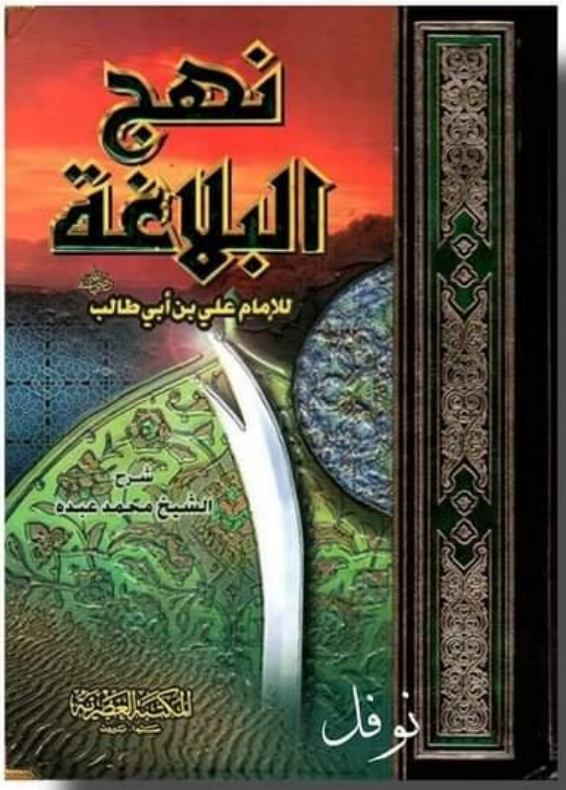

شیعی طین کا ایک بھی ائمہ علم غیب نہیں جانتا

أَسْخَفِ(٢٩٧٣) حَالَاتِ ٱلْوُلَاةِ عِنْدَ صَالِحِ ٱلنَّاسِ ، أَنْ يُظَنَّ بِهِمْ حُبُّ ٱلْفَخْرِ ، وَيُوضَعَ أَمْرُهُمْ عَلَىٰ ٱلْكِبْرِ ، وَقَدْ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ جَالَ فِي ظَنِّكُمْ أَنِّي أُحِبُّ ٱلْإِطْرَاءَ ، وَٱسْتِمَاعَ ٱلثَّنَاءِ ؛ وَلَسْتُ ـ بِحَمْدِ ٱللهِ ـ كَذٰلِكَ ، وَلَوْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ لَتَرَكْتُهُ ٱنْحِطَاطاً لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ عَنْ تَنَاوُلِ مَا هُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنَ ٱلْعَظَمَةِ وَٱلْكِبْرِيَاءِ . وَرُبَّمَا ٱسْتَحْلَى ٱلنَّاسُ ٱلثَّنَاءَ بَعْدَ ٱلْبَلَاءِ(٢٩٧٤) ، فَلَا تُثْنُوا عَلَيَّ بِجَمِيلِ ثَنَاءٍ ، لِإِخْرَاجِي نَفْسِي إِلَىٰ ٱللهِ سُبْحَانَهُ وَإِلَيْكُمْ مِنَ ٱلتَّقِيَّةِ(٢٩٧٥) فِي حُقُوقٍ لَمْ أَفْرُغْ مِنْ أَدَائِهَا ، وَفَرَائِضَ لَا بُدَّ مِنْ إِمْضَائِهَا ، فَلَا تُكَلِّمُونِي بِمَا تُكَلَّمُ بِهِ ٱلْجَبَابِرَةُ ، وَلَا تَتَحَفَّظُوا مِنِّي بِمَا يُتَحَفَّظُ بِهِ عِنْدَ أَهْلِ ٱلْبَادِرَةِ(٢٩٧٦) ، وَلَا تُخَالِطُونِي بِٱلْمُصَانَعَةِ(٢٩٧٧) ، وَلَا تَظُنُّوا بِيَ ٱسْتِثْقَالًا فِي حَقٍّ قِيلَ لِي ، وَلَا ٱلْتِمَاسَ إِعْظَامٍ لِنَفْسِي ، فَإِنَّهُ مَنِ ٱسْتَثْقَلَ ٱلْحَقَّ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَوِ ٱلْعَدْلَ أَنْ يُعْرَضَ عَلَيْهِ ، كَانَ ٱلْعَمَلُ بِهِمَا أَثْقَلَ عَلَيْهِ . فَلَا تَكُفُّوا عَنْ مَقَالَةٍ بِحَقٍّ ، أَوْ مَشُورَةٍ بِعَدْلٍ ، فَإِنِّي لَسْتُ فِي نَفْسِي بِفَوْقِ أَنْ أُخْطِئَ ، وَلَا آمَنُ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِي ، إِلَّا أَنْ يَكْفِيَ ٱللهُ مِنْ نَفْسِي مَا هُوَ أَمْلَكُ بِهِ مِنِّي(٢٩٧٨) ، فَإِنَّمَا أَنَا وَأَنْتُمْ عَبِيدٌ مَمْلُوكُونَ لِرَبٍّ لَا رَبَّ غَيْرُهُ ؛ يَمْلِكُ مِنَّا مَا لَا نَمْلِكُ مِنْ أَنْفُسِنَا ، وَأَخْرَجَنَا مِمَّا كُنَّا فِيهِ إِلَىٰ مَا صَلَحْنَا عَلَيْهِ ، فَأَبْدَلَنَا بَعْدَ ٱلضَّلَالَةِ بِٱلْهُدَىٰ ، وَأَعْطَانَا ٱلْبَصِيرَةَ بَعْدَ ٱلْعَمَىٰ .

حضرت علیؑ کا یہ خطبہ ان شیعی طین کے لئے مقام عبرت ہے جو کہتے ہیں کہ ان کے ائمہ غیب کا علم رکھتے ہیں۔

الكتب المجموعات المؤلفون المطبعات الناشرون مفاتيح البحث البحث بحث Google

نهج البلاغة - خطب الإمام علي (ع) - ج ٢ - الصفحة ٦٨

164 - ومن كلام له عليه السلام لما اجتمع الناس عليه وشكوا ما نقموه على

وقد استسفروني بينك وبينهم (1) ووالله ما أدري ما أقول لك؟ ما أعرف شيئا تجهله، ولا أدلك على أمر لا تعرفه. إنك لتعلم ما نعلم. ما سبقناك إلى شئ فنخبرك عنه، ولا خلونا بشئ فنبلغكه.

وقد رأيت كما رأينا، وسمعت كما سمعنا، وصحبت رسول الله صلى الله عليه وآله كما صحبنا. وما ابن أبي قحافة ولا ابن الخطاب أولى بعمل الحق منك، وأنت أقرب إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وشيجة رحم منهما (2). وقد نلت من صهره ما لم ينالا. فالله الله في نفسك، فإنك والله ما تبصر من عمى ولا تعلم من جهل، وإن الطرق

(١) استسفروني: جعلوني سفيرا (2) الوشيجة: اشتباك القرابة، وإنما كان عثمان أقرب وشيجه لرسول الله لأنه من بني أمية بن عبد شمس بن عبد مناف رابع أجداد النبي صلى الله عليه وآله، أما أبو بكر فهو من بني تيم بن مرة سابع أجداد النبي، وعمر من بني عدي بن كعب ثامن أجداده صلى الله عليه وآله وسلم. وأما أفضليته عليهما في الصهر فلأنه تزوج ببنتي رسول الله رقية وأم كلثوم، توفيت الأولى فزوجه النبي بالثانية ولذا سمي ذا النورين. وغاية ما نال الخليفتان أن النبي تزوج

(٦٨)

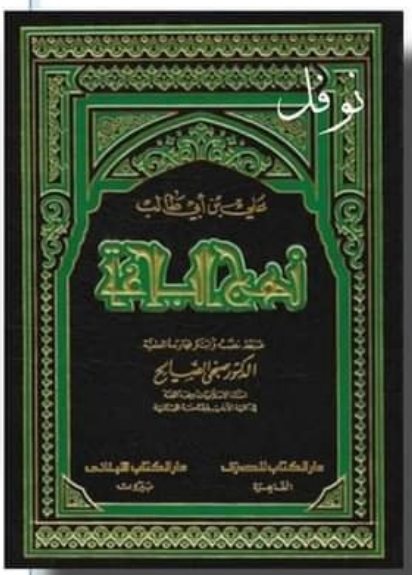

نهج البلاغة

وهو مجموع ما اختاره الشريف أبو الحسن محمد الرضي بن الحسين
الموسوي من كلام أمير المؤمنين أبي الحسن علي بن أبي طالب عليه السلام

ضبط نصه وابتكر فهارسه العلمية
الدكتور صبحي الصالح
أستاذ الإسلاميات وفقه اللغة
في كلية الآداب بالجامعة اللبنانية

دار الكتاب المصري — القاهرة
دار الكتاب اللبناني — بيروت

لما اجتمع الناس إليه وشكوا ما نقموه على عثمان
وسألوه مخاطبته لهم واستعتابه لهم ، فدخل عليه فقال :

إِنَّ النَّاسَ وَرَائِي وَقَدِ ٱسْتَسْفَرُونِي[٢٠٤٤] بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ ، وَوَٱللهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لَكَ ! مَا أَعْرِفُ شَيْئاً تَجْهَلُهُ ، وَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ أَمْرٍ لَا تَعْرِفُهُ . إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ . مَا سَبَقْنَاكَ إِلَىٰ شَيْءٍ فَنُخْبِرَكَ عَنْهُ ، وَلَا خَلَوْنَا بِشَيْءٍ فَنُبَلِّغَكَهُ . وَقَدْ رَأَيْتَ كَمَا رَأَيْنَا ، وَسَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ ٱللهِ ـ صَلَّىٰ ٱللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ـ كَمَا صَحِبْنَا. وَمَا ٱبْنُ أَبِي قُحَافَةَ وَلَا ٱبْنُ ٱلْخَطَّابِ بِأَوْلَىٰ بِعَمَلِ ٱلْحَقِّ مِنْكَ ، وَأَنْتَ أَقْرَبُ إِلَىٰ أَبِي رَسُولِ ٱللهِ ـ صَلَّىٰ ٱللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ـ وَشِيجَةَ[٢٠٤٥] رَحِمٍ مِنْهُمَا ؛ وَقَدْ نِلْتَ مِنْ صِهْرِهِ مَا لَمْ يَنَالَا . فَٱللهَ ٱللهَ فِي نَفْسِكَ ! فَإِنَّكَ ـ وَٱللهِ ـ مَا تُبَصَّرُ مِنْ عَمًى ، وَلَا تُعَلَّمُ مِنْ جَهْلٍ ، وَإِنَّ الطُّرُقَ لَوَاضِحَةٌ ، وَإِنَّ أَعْلَامَ الدِّينِ لَقَائِمَةٌ . فَٱعْلَمْ أَنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ ٱللهِ عِنْدَ ٱللهِ إِمَامٌ عَادِلٌ ،

هُدِيَ وَهَدَىٰ ، فَأَقَامَ سُنَّةً مَعْلُومَةً ، وَأَمَاتَ بِدْعَةً مَجْهُولَةً . وَإِنَّ السُّنَنَ لَنَيِّرَةٌ ، لَهَا أَعْلَامٌ ، وَإِنَّ ٱلْبِدَعَ لَظَاهِرَةٌ ، لَهَا أَعْلَامٌ . وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ ٱللهِ إِمَامٌ جَائِرٌ ضَلَّ وَضُلَّ بِهِ ، فَأَمَاتَ سُنَّةً مَأْخُوذَةً ، وَأَحْيَا بِدْعَةً مَتْرُوكَةً . وَإِنِي سَمِعْتُ رَسُولَ ٱللهِ ـ صَلَّىٰ ٱللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ـ يَقُولُ : « يُؤْتَىٰ يَوْمَ ٱلْقِيَامَةِ بِٱلْإِمَامِ ٱلْجَائِرِ وَلَيْسَ مَعَهُ نَصِيرٌ وَلَا عَاذِرٌ ، فَيُلْقَىٰ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، فَيَدُورُ فِيهَا كَمَا تَدُورُ ٱلرَّحَىٰ ، ثُمَّ يَرْتَبِطُ[٢٠٤٦] فِي قَعْرِهَا » . وَإِنِي أَنْشُدُكَ ٱللهَ أَلَّا تَكُونَ إِمَامَ هٰذِهِ ٱلْأُمَّةِ ٱلْمَقْتُولَ ، فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ :

[١٦٥١] ٨ـ رَوَى ذٰلِكَ سَعْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ الْحَسَنِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أَدْخُلُ مَعَ هٰؤُلَاءِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَيَعْجَلُونِّي إِلَى مَا أَنْ أُؤَذِّنَ وَأُقِيمَ فَلَا أَقْرَأُ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ حَتَّى يَرْكَعَ أَيُجْزِينِي ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُجْزِيكَ الْحَمْدُ وَحْدَهَا.

و يحتمل أن يكون الخبر مخصوصا بحال التقيّة فإنّ ذلك يجوز إذا أتى بالرّكوع والسّجود.

١٣٢/١ [١٦٥٢] ٩ـ وَرَوَى ذٰلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام إِنِّي أَدْخُلُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَجِدُ الْإِمَامَ قَدْ رَكَعَ وَرَكَعَ الْقَوْمُ فَلَا يُمْكِنُنِي أَنْ أُؤَذِّنَ وَأُقِيمَ وَأُكَبِّرَ فَقَالَ لِي وَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَادْخُلْ مَعَهُمْ وَاعْتَدَّ بِهَا فَإِنَّهَا مِنْ أَفْضَلِ رَكَعَاتِكَ قَالَ إِسْحَاقُ فَلَمَّا سَمِعْتُ أَذَانَ الْمَغْرِبِ وَأَنَا عَلَى بَابِي قَاعِدٌ قُلْتُ لِلْغُلَامِ انْظُرْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَنِي فَقَالَ نَعَمْ فَقُمْتُ مُبَادِراً فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ النَّاسَ قَدْ رَكَعُوا فَرَكَعْتُ مَعَ أَوَّلِ صَفٍّ أَدْرَكْتُ وَاعْتَدَدْتُ بِهَا ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَ الِانْصِرَافِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَإِذَا خَمْسَةٌ أَوْ سِتَّةٌ مِنْ جِيرَانِي قَدْ قَامُوا إِلَيَّ مِنَ الْمَغْرِبِ وَبَيْنَ وَالْأُمَوِيِّينَ ثُمَّ قَالُوا يَا أَبَا هَاشِمٍ جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ نَفْسِكَ خَيْراً فَقَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا خِلَافَ مَا ظَنَنَّا بِكَ وَمَا قِيلَ لَنَا فَقُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ ذٰلِكَ قَالُوا اتَّبَعْنَاكَ حِينَ قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّكَ لَا تَعْتَدُّ بِالصَّلَاةِ مَعَنَا فَقَدْ وَجَدْنَاكَ قَدِ اعْتَدَدْتَ بِالصَّلَاةِ مَعَنَا وَصَلَّيْتَ بِصَلَاتِنَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيُمْتَلِي يُقَالُ هٰذَا قَالَ فَعَلِمْتُ أَنَّ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لَمْ يَأْمُرْنِي إِلَّا وَهُوَ يَخَافُ عَلَيَّ هٰذَا وَشِبْهَهُ.

بَابُ ١٣٤ مَنْ صَلَّى بِقَوْمٍ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

[١٦٥٣] ١ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ سَأَلَ حَمْزَةُ بْنُ حُمْرَانَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ أُمَّنَا بِالسَّفْرِ وَهُوَ جُنُبٌ وَقَدْ عَلِمَ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ لَا بَأْسَ.

[١٦٥٤] ٢ـ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَؤُمُّ الْقَوْمَ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ فَلَا يَعْلَمُ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ فَقَالَ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ وَإِنْ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ.

[١٦٥٥] ٣ـ عَنْهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنْ رَجُلٍ أَمَّ قَوْماً وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ فَقَالَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ إِعَادَةٌ وَعَلَيْهِ هُوَ أَنْ يُعِيدَ.

١٣٣/١ [١٦٥٦] ٤ـ عَنْهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْمٍ صَلَّى بِهِمْ إِمَامُهُمْ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طُهُورٍ يَجُوزُ صَلَاتُهُمْ أَمْ يُعِيدُونَهَا فَقَالَ لَا إِعَادَةَ عَلَيْهِمْ تَمَّتْ صَلَاتُهُمْ وَعَلَيْهِ هُوَ الْإِعَادَةُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْلِمَهُمْ هٰذَا عَنْهُ مَوْضُوعٌ.

[١٦٥٧] ٥ـ فَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ صَلَّى عَلِيٌّ عليه السلام بِالنَّاسِ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ وَكَانَتِ الظُّهْرَ فَخَرَجَ مُنَادِيهِ أَنْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَلَّى عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ فَأَعِيدُوا وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

فهذا خبر شاذّ مخالف للأحاديث وما هذا حكمه لا يعمل عليه وقد تضمّن أيضا من الفساد ما يقدح في صحّته وهو أنّ أمير المؤمنين عليه السلام صلّى بالنّاس على غير وضوء وقد أمنّا من ذلك دلالة عصمته. وذكر محمّد بن عليّ بن الحسين بن بابويه قال سمعت جماعة من مشايخنا يقولون ليس عليهم إعادة شيء ممّا جهر فيه وعليهم إعادة ما صلّى بهم ممّا لم يجهر فيه.

بَابُ ١٣٥ الْإِمَامِ إِذَا أَحْدَثَ فَقَدَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ أَوْ رَكْعَتَانِ لِإِتْمَامِ الصَّلَاةِ

[١٦٥٨] ١ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ وَقَدْ سَبَقَهُ الْإِمَامُ بِرَكْعَةٍ أَوْ أَكْثَرَ فَيَعْتَلُّ الْإِمَامُ فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيَكُونُ أَدْنَى الْقَوْمِ إِلَيْهِ فَيُقَدِّمُهُ فَقَالَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ بِالْقَوْمِ ثُمَّ يَجْلِسُ حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنَ التَّشَهُّدِ أَوْمَى بِيَدِهِ إِلَيْهِمْ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ وَكَأَنَّ

الاستبصار

تأليف

شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

المتوفى سنة ٤٦٠ هـ

تحقيق

مؤسسة إحياء الكتب الإسلامية

موسوعة الكتب الأربعة
في أحاديث النبي والعترة

-١٢-

تهذيب الأحكام

في شرح المقنعة للشيخ المفيد
للشيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

الجزء الثالث

ضبطه وصححه وخرج أحاديثه وعلق عليه
محمد جعفر شمس الدين

دار التعارف للمطبوعات
بيروت - لبنان

أبي جعفر عليه السلام قال : سألته عن قوم صلّى بهم إمامهم وهو غير طاهر ، أتجوز صلاتهم أم يعيدونها ؟ فقال : لا إعادة عليهم ، تمت صلاتهم ، وعليه هو الإعادة ، وليس عليه أن يعلمهم ، هذا عنه موضوع (١) .

[١٤٠] ٥٢ ـ فأما ما رواه علي بن الحكم ، عن عبد الرحمن بن العرزمي ، عن أبيه ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : صلى علي عليه السلام بالناس على غير طهر ، وكانت الظهر ، ثم دخل ، فخرج مناديه أن أمير المؤمنين عليه السلام صلّى على غير طُهر فأعيدوا ، وليبلّغ الشاهدُ الغائبَ (٢) .

فهذا خبر شاذّ مخالف للأخبار كلها ، وما هذا حكمه لا يجوز العمل به ، على أن فيه ما يبطله ، وهو أن أمير المؤمنين عليه السلام أدّى فريضة على غير طهر ساهياً عن ذلك ، وقد آمَنّا من ذلك دلالة عصمته عليه السلام ، وذكر محمد بن علي بن الحسين قال (٣) : سمعت جماعة من مشايخنا يقولون : ليس عليهم إعادة شيء مما يجهر فيه ، وعليهم إعادة ما صلى بهم مما لم يجهر فيه .

وكذلك إذا صلّى بهم إنسان ثم تبيّنوا أنه لم يكن على ملّتهم ، فليس عليهم إعادة شيء من الصلاة التي صلّوها خلفه .

[١٤١] ٥٣ ـ روى محمد بن يعقوب ، عن علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن بعض أصحابنا ، عن أبي عبد الله عليه السلام في قوم خرجوا من خراسان أو بعض الجبال وكان يؤمّهم رجل ، فلما صاروا إلى الكوفة علموا أنه يهودي ؟ قال : لا يعيدون (٤) .

وكذلك إن صلّى بهم إلى غير القبلة لا يجب عليهم إعادة الصلاة .

---

(١) الإستبصار ١ ، ٣٦٤ ـ باب من صلّى بقوم على غير وضوء ، ح ١ و٢ و٣ و٤ .
(٢) الإستبصار ١ ، ٣٦٤ ـ باب من صلى بقوم على غير وضوء ، ح ٥ .
هذا وقال المحقق في الشرائع ١/١٢٥ : « إذا ثبت أن الإمام فاسقٌ أو كافر أو على غير طهارة بعد الصلاة ، لم تبطل صلاة المؤتمّ ، ولو كان عالماً أعاد ، ولو علم في أثناء الصلاة ، قيل : يستأنف ، وقيل : ينوي الإنفراد ويتمّ ، وهو الأشبه » .
(٣) ذكر ذلك بعد الحديث ١١٠ من ٥٦ ـ باب الجماعة وفضلها فراجع .
(٤) الفروع ١ ، باب الرجل يصلي بالقوم وهو على غير طهر أو . . . ، ح ٤ .
الفقيه ١ ، ٥٦ ـ باب الجماعة وفضلها ، ح ١١٠ بتفاوت يسير وأخرجه عن كتاب زياد بن مروان القندي عن نوادر ابن أبي عمير .

السماء ورب الأرض ما علمكما في علم ربّكما إلا مثل ما أخذت بمنقاري من هذا البحر، قال: فقال أبو جعفر عليه السلام: **أما لو كنت عندهما لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما فيها علم.**

(٣) **حدّثنا** إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال: كنّا عند أبي عبدالله عليه السلام ونحن جماعة في الحجر فقال: **وربّ هذه البنية وربّ هذه الكعبة** ـ ثلاث مرات ـ **لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.**

(٤) **حدّثنا** أحمد بن الحسين عن الحسين بن راشد عن عليّ بن مهزيار عن الحسين بن سعيد قال: وحدّثوني جميعاً عن بعض أصحابنا عن عبد الله بن حماد عن سيف التمّار قال: كنّا مع أبي عبدالله عليه السلام في الحجر فقال: **علينا عين**، فالتفتنا يمنة ويسرة وقلنا ليس علينا عين، فقال: **وربّ الكعبة** ـ ثلاث مرات ـ **إني لو كنت بين موسى والخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما ولأنبأتهما بما ليس في أيديهما.**

(٥) **حدّثنا** عبّاد بن سليمان عن محمّد بن سليمان الدّيلمي عن أبيه عن سدير قال: كنت أنا وأبو بصير ويحيى البزّاز وداود بن كثير الرقّي في مجلس أبي عبدالله عليه السلام إذ خرج إلينا وهو مغضب فلمّا أخذ مجلسه قال: يا عجباه لأقوام يزعمون أنّا نعلم الغيب ما يعلم الغيب إلا الله لقد هممت بضرب جاريتي فلانة فهربت منّي فما علمت في أيّ بيوت الدار هي، قال سدير: فلمّا أن قام من مجلسه وصار في منزله دخلت أنا وأبو بصير وميسر وقلنا له: جعلنا الله فداك سمعناك أنت تقول كذا وكذا في أمر خادمتك ونحن نزعم أنك تعلم علماً كثيراً ولا ننسبك إلى علم الغيب، قال: فقال لي: يا سدير ألم تقرأ القرآن؟ قال: قلت: بلى، قال: فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ قال: قلت:

كنت أنا وأبو بصير وميسر ويحيى البزّاز وداود الرقي في مجلس أبي عبدالله عليه السلام إذ خرج إلينا وهو مغضب فلما أخذ مجلسه قال: **يا عجباً لأقوام يزعمون أنا نعلم الغيب وما يعلم الغيب إلا الله لقد هممت بضرب خادمتي فلانة فذهبت عني فما عرفتها في أيّ بيوت الدار هي**، فلمّا أن قام من مجلسه وصار في منزله دخلت أنا وأبو بصير وميسر على أبي عبدالله عليه السلام فقلنا له: جعلنا فداك سمعناك تقول كذا وكذا في أمر خادمتك ونحن نعلم أنّك تعلم علماً كثيراً ولا ننسبك إلى علم الغيب، قال: فقال يا سدير ما تقرأ القرآن؟ قال: قلت: قرأناه جعلت فداك، قال: فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله ﴿قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ﴾ قال: قلت جعلت فداك قد قرأته، قال: فهل عرفت الرجل وعلمت ما كان عنده من علم الكتاب؟ قال: قلت فأخبرني حتى أعلم، قال: قدر قطرة من

فلما جاءا نظر إليهما رسول الله ﷺ فأعرض عنهما ثم قال ادعوا لي خليلي فأرسلتا إلى علي عليه السلام فجاء فلم يزل يحدّثه فلما خرج لقياه فقالا ما حدّثك خليلك؟ فقال: **حدّثني بألف باب يفتح كل باب ألف باب.**

(٢) باب في الإمام بأنه إن شاء أن يعلم العلم علم

(١) **حدّثني** محمد بن عبد الجبار عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد عن أبي الربيع الشامي قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: **العالم إذا شاء أن يعلم علم.**

(٢) **حدّثنا** الهيثم النهدي عن الحسن بن الحسين اللؤلئي عن صفوان ابن يحيى عن ابن مسكان عن يزيد بن فرقد النهدي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: **إنّ الإمام إذا شاء أن يعلم علم.**

(٣) **حدّثنا** سهل بن زياد عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابن مسكان عن بدر بن الوليد عن أبي ربيع الشامي عن أبي عبد الله عليه السلام قال: **إن الإمام إذا شاء أن يعلم علم.**

(٤) **حدّثنا** أحمد بن الحسن بن عليّ بن فضال عن عمر بن سعيد المدائني عن مصدق بن صدقة عن عمّار الساباطي أو عن ابي عبيدة عن عمّار الساباطي قال: **سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الإمام أيعلم الغيب؟** قال: **لا، ولكن إذا أراد أن يعلم الشيء علّمه الله ذلك.**

(٥) **حدّثنا** عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن عمرو بن سعيد المدائني عن أبي عبد الله عليه السلام قال: **إذا أراد الإمام أن يعلم شيئاً علّمه الله ذلك.**

(٧) باب ما يلقى إلى الإمام شيء بعد شيء يوماً بيوم وساعة بساعة مما يحدث

(١) حدّثنا أيّوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن شعيب عن ضريس عن أبي عبد الله عليه السلام قال: سمعته يقول: **إنما العلم ما حدث بالليل والنهار يوم بيوم وساعة بساعة.**

(٢) حدّثنا أحمد بن محمد عن عليّ بن النعمان عن ابن مسكان عن ضريس قال: كنت مع أبي بصير عند أبي جعفر عليه السلام فقال له أبو بصير: بما يعلم عالمكم جعلت فداك؟ قال: **يا أبا محمد إنّ عالمنا لا يعلم الغيب ولو وكل الله عالمنا إلى نفسه كان كبعضكم ولكن يحدث إليه ساعة بعد ساعة.**

(٣) حدّثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابنا عن أبي بصير قال: قلت لأبي عبد الله عليه السلام: جعلت فداك أي شيء هو العلم عندكم؟ قال: **ما يحدث بالليل والنهار والأمر بعد الأمر والشيء بعد الشيء إلى يوم القيامة.**

(٤) حدّثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن أبي بصير قال: سمعته يقول: **إن عندنا الصحف الأولى صحف إبراهيم وموسى**، فقال له ضريس: أليست هي الألواح؟ فقال: بلى، قال ضريس: إن هذا لهو العلم، فقال: **ليس هذا العلم إنما هذه الأثرة إن العلم ما يحدث بالليل والنهار يوم بيوم وساعة بساعة.**

(٥) حدّثنا عبد الله بن مجمد عن محمد بن الوليد أو عمّن رواه عن محمّد بن الوليد عن يونس بن يعقوب عن منصور بن حازم قال: سمع[ت] أبا عبد الله عليه السلام يقول: **إن عندنا صحيفة فيه أرش الخدش** قال: قلت [ما] العلم، قال: **إن هذا ليس بالعلم إنما هو أثرة إنما العلم الذي يحدث في كل** وليلة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وعن عليّ بن أبي طالب عليه السلام.

بصائر الدرجات

للثقة الجليل المحدث النبيل شيخ القميين

أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار

المتوفى سنة ٢٩٠ هـ

من أصحاب الإمام الحسن العسكري عليه السلام

منشورات

شركة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان